Dr. Shahnaz Ara
Dept. of Urdu
Dr. L.K.V.D College

افسانہ نگاری

افسانہ کا فن

دنیا کی ہر چیز کی طرح ادب بھی حالات اور زمانہ کی تقاضوں کے ساتھ بدلتا رہتا ہے۔ زمانہ کی کروٹوں کے ساتھ فکشن نے بھی کئی روپ بدلے۔ داستان، ناول اور پھر افسانہ۔ فکشن کے پیش کش کا انداز ایسا ہونا چاہیے کہ قاری کی توجہ اس پر جمی رہے اور ہر لحظہ وہ یہ جاننے کے لیے بیتاب رہے کہ آگے کیا ہونے والا ہے۔

داستان سے ناول کا جنم ہوا اور ناول کا کینوس بہت وسیع ہوتا ہے۔ تخلیق کار اور قاری دونوں سے مطالبے مختلف ہیں۔ لہٰذا فکشن کے لیے روپ کی تلاش ہوئی جسے لکھنے اور پڑھنے میں کم مگر کام کی بڑی۔ اس تلاش کے نتیجے میں مختصر افسانہ وجود میں آیا۔ افسانہ مختصر ہوتا ہے۔ اس میں پوری زندگی پیش کرنے کی گنجائش نہیں ہوتی۔ اس میں زندگی کے کسی ایک رخ اور کردار کے کسی ایک پہلو سے سروکار ہوتا ہے۔

اجزائے ترکیبی

اجزائے ترکیبی تو افسانے کے بھی وہی ہیں جو ناول کے ہوتے ہیں۔ مگر افسانہ کا پیمانہ چھوٹا ہوتا ہے اس لیے ان کے برتنے کا انداز بدل جاتا ہے۔

(1) **پلاٹ**: اچھے افسانے کی شناخت یہ ہے کہ اس میں ایک لفظ بھی غیر ضروری نہ ہو کیونکہ اس سے افسانے کی شناخت یہ ہے کہ اس میں ایک لفظ بھی غیر ضروری نہ ہو کیونکہ اس سے افسانے میں جھول پیدا ہو جاتا ہے اور اس سے قاری کی توجہ مرکوز

خیال پر مرکوز نہیں رہ پاتی۔ اختصار اور پراگندہ بیانی سے احتراز کی اثر پذیری کے لیے ضروری ہے۔

(۲) کردار - ناول کے مقابلے افسانہ کا پیمانہ مختصر ہونے کے سبب افسانہ نگاری کی دشواریاں زیادہ ہوتی ہیں۔ ناول نگار کو مختلف زاویوں سے کردار پر روشنی ڈالنے اور اجاگر کرنے کا موقع ملتا ہے۔ جب کہ افسانہ نگار کو بڑی محنت کر کے کردار کو اس طرح تراشنا پڑتا ہے کہ وہ قاری کے دل میں گھر کر لے۔ ناول کے مقابلے افسانہ میں کردار کے ارتقا دکھانے کی گنجائش کم ہوتی ہے۔ پریم چند کے افسانے "دیوی"، "کا بدلہ"، "نمک کا داروغہ"، منٹو کا "نیا قانون" اور "بابو گوپی ناتھ" اس کی اچھی مثالیں ہیں۔

(۳) نقطۂ نظر - ایک اچھا فن کار اپنا نقطۂ نظر کبھی پر تھوپتا نہیں۔ اس کی کوشش یہ ہے کہ وہ کھل کر کچھ نہ کہے بلکہ اپنی تخلیق کو اس طرح پیش کرے کہ فن کار کے دل کی بات آپ سے آپ قاری کے دل میں آ جائے۔ مثلاً منٹو کے ہندو مسلم فسادات سے متعلق افسانے اس طرح پیش کیے کہ قاری کو فرقہ پرستی سے نفرت ہو جاتی ہے۔ پریم چند کے "نمک کا داروغہ" پڑھ کر ہمارے دل میں دیانت اور اصول پرستی کی قدر بڑھ جاتی ہے۔

ماحول اور فضا - مختصر افسانے میں اس کی بڑی اہمیت ہے۔ فضا آفرینی کامیاب نگاری کے لیے بہت ضروری ہے۔ اس سے بیانیہ کی تاثیر میں اضافہ ہوتا ہے۔ کرشن چندر نے اس تکنیک سے بہت کام لیا ہے۔ اپنے افسانوں میں اس سے مراد ماحول کی ایسی کیفیت جائے کہ قاری کے دل پر اس کی کیفیت طاری ہو جائے مثلاً افسانہ کا موضوع

Ajanta Oxford

Scanned with CamScanner

قریبی ہے ہمدردی ہو جاتی۔ اسی پر خاص توجہ کرنے والے افسانہ نگاروں نے زیادہ کامیاب افسانے پیش کئے ہیں۔

اسلوب: مختصر افسانے کا فن غزل کے فن سے بہت ملتا جلتا ہے۔ اس میں صرف ایک لفظ کی بھی گنجائش نہیں۔ یہ کفایت لفظی کا فن ہے مطلب یہ ہے کہ ہر ضروری لفظ اور غیر ضروری فقرے کو قلم زد کر دیا جانا چاہئے جو لفظ یا فقرہ افسانے کے آگے بڑھنے میں مددگار نہ ہو وہ غیر ضروری ہے

افسانے کا اسلوب موضوع کے مطابق ہونا چاہیے۔ کہا جاتا ہے کہ افسانے کی زبان کو سادہ اور رواں ہونا چاہئے مگر سادگی کے ساتھ دلکشی بھی ضروری ہے

Shahu SA-no.